1 نمو کے ساتھ قیمتوں کا استحکام

1.1 زری پالیسی کی تشکیل

مالی سال12ء کے دوران اسٹیٹ بینک کی توجہ گرانی پر قابو پانے، نجی سرمایہ کاری کے فروغ، مالی منڈیوں کو مستحکم رکھنے اور ملکی زرمبادلہ کے ذخائر کو بڑھانے جیسے مقاصد میں متناسب توازن برقرار رکھنے پر مرکوز رہی۔ تاہم، ان مسابقتی ترجیحات کے مابین بعض پر صورتحال سے سمجھوتہ بھی کرنا پڑا۔

مالی سال12ء کی پہلی ششماہی کے دوران اسٹیٹ بینک نے پالیسی ریٹ میں مجموعی طور پر200 بی پی ایس کٹوتی کی جس سے پالیسی ریٹ12 فیصد پر آ گیا: جولائی2011ء میں50 بی پی ایس اور اکتوبر2011ء میں150 بی پی ایس کم کیے گئے تھے۔ یہ فیصلہ سال کے لیے صارف اشاریہ قیمت گرانی کا12 فیصد ہدف حاصل کرنے کے بلند امکانات اور معیشت میں نجی سرمایہ کاری کی بحالی کو مدنظر رکھتے ہوئے کیا گیا تھا۔ بیرونی جاری کھاتے کے معتدل خسارے کی ابتدائی پیش گوئیوں اور مالی سال12ء کی پہلی سہ ماہی کے دوران اسٹیٹ بینک سے محدود حکومتی قرض گیری سے بھی پالیسی ریٹ میں یہ کٹوتیاں کرنے میں مدد ملی تھی۔

اسٹیٹ بینک نے مالی سال12ء کی دوسری ششماہی کے دوران پالیسی ریٹ میں کوئی تبدیلی نہیں کی۔ مالی سال12ء میں گرانی کا ہدف حاصل کرنے کی توقعات اور معیشت میں گرتی ہوئی نجی سرمایہ کاری کے باوجود یہ محتاط طرز فکر اختیار کیا گیا۔ اہم وجوہات میں بیرونی مالی رقوم کی آمد میں کمی اور بینکاری نظام سے بڑھتی ہوئی مالیاتی قرض گیری کے باعث معاشی استحکام کو لاحق خطرات میں اضافہ تھا۔ اسی طرح، گرانی میں اضافے کا رجحان تھا اور توقع تھی کہ یہ مالی سال13ء میں9.5 فیصد ہدف کے بجائے دو ہندسی ہو جائے گی۔

بینکاری نظام میں مسابقت کے فروغ، معیشت میں بچت کی ترغیب اور زیر گردش کرنسی کو کم کرنے کے لیے اسٹیٹ بینک نے امانت گزاروں کی حوصلہ افزائی بھی کی کہ وہ انویسٹر پورٹ فولیو سیکورٹیز (آئی پی ایس) کے ذریعے حکومتی تمسکات میں سرمایہ کاری کریں۔ مزید برآں، یکم مئی2012ء سے اسٹیٹ بینک نے تمام بینکوں کے لیے لازمی قرار دیا ہے کہ وہ پاکستانی روپے میں بچت/پی ایل ایس بچت امانتوں پر کم از کم6 فیصد کی شرح سے منافع کی ادائیگی کریں۔

مالی سال12ء کی ایک اہم پیش رفت جس سے زری پالیسی کی تشکیل اور نفاذ کو بہتر بنانے میں مدد ملی تھی وہ مارچ2012ء میں منظور کیا جانے والا ایس بی پی ایکٹ ہے۔ ان ترامیم کی ایک اہم خصوصیت حکومت کی مرکزی بینک سے قرض گیری کو محدود کرنا تھا۔ اب مالیاتی حکام کو نہ صرف اس بات کو یقینی بنانا ہوگا کہ وہ اسٹیٹ بینک سے مزید قرضے نہ لیں (قرض گیری کا سہ ماہی بہاؤ صفر پر رکھیں) بلکہ آئندہ سات برسوں میں اسٹیٹ بینک سے لیے گئے قرضے واپس کرنے کے اقدامات کریں۔

1.2 شعبہ زری پالیسی

اسٹیٹ بینک کے بنیادی شعبوں میں شامل شعبہ زری پالیسی کی ذمہ داری اسٹیٹ بینک کی زری پالیسی کی تشکیل، نفاذ اور ترسیل کے لیے فکری، تجزیاتی اور معلوماتی اعانت کی فراہمی ہے۔ اس ضمن میں یہ شعبہ زری پالیسی بیانات (ایم پی ایس) کے مسودوں کی تیاری، زری پالیسی کا معلوماتی کتابچہ ترتیب دینے، گرانی، تجارت اور زری مجموعوں کے امکانات اور اہم معاشی اظہاریوں کی ہم آہنگ پیش گوئیوں کی تیاری کے لیے ان تخمینوں کو معاشی فریم ورک میں یکجا کرنے کے فرائض انجام دیتا ہے۔ مزید برآں، بینک کے طویل مدتی منصوبے پر عمل کرتے ہوئے یہ شعبہ پاکستان میں زری پالیسی کی تشکیل و نفاذ کو بہتر بنانے کی غرض سے تحقیق پر مبنی بعض جائزے بھی تیار کر رہا ہے۔

زری پالیسی کو مؤثر بنانے میں ابلاغ کی اہمیت کو مدنظر رکھتے ہوئے یہ شعبہ اپنے زری پالیسی موقف کی مؤثر تفہیم کے لیے خاصی کوششیں کر رہا ہے۔ فریقین کو بروقت ہدایات کی

فراہمی کے لیے اسٹیٹ بینک سال میں چھ بار اپنے زری پالیسی موقف کا اعلان کرتا ہے۔فروری اور اگست میں جاری کیے جانے والے دو زری پالیسی بیانات میں معیشت کا تفصیلی تجزیاتی اور مستقبل بین جائزہ دیا جاتا ہے جس میں اسٹیٹ بینک کے زری پالیسی موقف کا تعین کرنے والے عوامل پر روشنی ڈالی جاتی ہے۔اپریل، جون، اکتوبر اور دسمبر میں مختصر بیانات جاری کیے جاتے ہیں۔شعبہ بعض فورمز میں بھی شرکت کرتا ہے جن میں زری پالیسی موقف کی وضاحت اور بعض فریقوں کے سوالات کا جواب دینے کے لیے الیکٹرانک میڈیا میں انٹرویوز اور مباحثے شامل ہیں۔

معمول کے ان کاموں کے علاوہ شعبے نے مالی سال12ء کے دوران پاکستان میں زری پالیسی کے نفاذ سے متعلق تصورات،طریقوں اور مسائل پر معلومات کے تبادلے کے لیے مالی منڈیوں کے تجزیہ کاروں اور صحافیوں کے لیے معلوماتی فورمز بھی منعقد کیے۔مزید برآں، شعبے نے زری پالیسی پر ایک ویب پیج تیار کرنے میں خاصی پیش رفت کی ہے اور توقع ہے کہ اسے مالی سال13ء میں اسٹیٹ بینک کی ویب سائٹ پر آویزاں دیا جائے گا۔

بعض معاشی اظہاریوں کے امکانات کی تیاری میں شعبے نے پاکستانی معیشت کے لیے دستیاب اعداد وشمار کی موزونیت کو مدنظر رکھتے ہوئے جدید شماریاتی تکنیکوں کو استعمال کیا ہے۔مزید برآں، پیش گوئی کے طریقوں اور معاشی فریم ورک کا مسلسل جائزہ لیا جاتا ہے۔گذشتہ دو برسوں کے دوران صارفی قیمتوں کا زیادہ غیر مجموعی سطح پر تجزیہ اور پیش گوئی کے ذریعے گرانی کی پیش گوئی کی مشق کو مزید بہتر بنایا گیا ہے۔جس میں گرانی کی پیش گوئیوں میں غیر یقینی کیفیت کی شدت کی پیمائش کے لیے فین چارٹس کی تیاری اور نظام کو غیر متوقع دھچکوں کے اثرات معلوم کرنے کے لیے کیفیت کا ردعمل اخذ کرنا شامل ہیں۔بیرونی تجارت کے مجموعے کو غیر مجموعی رجحان کے تجزیے اور تجارتی لچکداریوں کے تعین کے ذریعے مزید بہتر بنایا گیا ہے۔اسی طرح گذشتہ چند برسوں کے دوران میکرواکنامک فریم ورک پر خاصا کام کیا گیا ہے اور اسے مزید بہتر بنایا جارہا ہے۔منظرنامے کا یہ تجزیہ جسے مالی سال11ء میں تیار کیا گیا تھا، اسے مالی سال12ء میں مزید بہتر بنایا گیا ہے۔وسط مدتی معاشی پیش گوئی کے منظرنامے تیار کرنے سے طویل مدت میں بعض مفروضوں کے تحت معاشی حالات کو جانچنے میں مدد ملتی ہے اور یہ مشق باقاعدگی سے کی جارہی ہے۔

مالی سال12ء کے دوران شعبے کی ایک اور اہم کامیابی فریم ورک پائیدار معاشی ماڈل (FCMM) کی تکمیل ہے۔ایف سی ایم ایم میں رویوں کی 33 مساواتیں،59 شناختیں اور 197 معاشی متغیرات شامل کیے گئے ہیں جو اقتصادی ماڈلنگ کی قیاسی اور متعین کرنے والی خصوصیات کو مؤثر انداز میں ضم کرنے کی صلاحیت رکھتے ہیں۔رویوں کی مساوات میں اقتصادی زمانی ترتیب میں قیاسی روابط کی دریافت کی جاتی ہے جبکہ معاشی فریم کی شناخت سے تعین کرنے والے حصے کو اخذ کیا جاتا ہے۔ایف سی ایم ایم کو مزید بہتری اور حساب کتاب اور جوابی تجزیے کی غرض سے شعبہ تحقیق کو منتقل کردیا گیا ہے۔

شعبے نے مالی سال12ء کے دوران تحقیق پر مبنی بعض جائزوں کے ابتدائی مسودوں کی تیاری میں خاصی پیش رفت کی ہے۔ان جائزوں میں مختلف ذرائع سے زری پالیسی کی ترسیلی میکانیت کی اثر پذیری کی جانچ پڑتال،موجودہ زری پالیسی فریم ورک کو دستاویزی بنانا اور پاکستان میں زری پالیسی کی کمزوری اور مسائل کی شناخت کرنا شامل ہیں۔

1.3 شعبہ تحقیق

شعبہ تحقیق نے اقتصادی خصوصیات اور پاکستانی معیشت کے غیر رسمی شعبے پر مشتمل نظریاتی اقتصادی ماڈل کی تیاری میں خاصی پیش رفت کی ہے۔رسمی اور غیر رسمی جائزوں کے نتائج کو استعمال کرنے کے ساتھ ساتھ شعبے نے پاکستان دفتر شماریات کے افرادی قوت سروے جیسے ثانوی ذرائع سے حاصل شدہ اعداد وشمار کو ڈی کوڈ بھی کیا ہے۔اس شعبے نے اپنا پہلا متحرک قیاسی عمومی توازن (ڈی ایس جی ای) مکمل کرلیا ہے۔اگرچہ اس ماڈل کی سیٹنگ سالانہ ہے اور یہ بند معیشت کے متعلق ہے پھر بھی یہ غیر رسمی افرادی قوت اور پیداواری شعبوں سمیت پاکستانی ڈیٹا کی تجرباتی حرکت پذیری کی نقل بنانے میں کامیاب رہا ہے۔ہم نے پہلے ماڈل کو سہ ماہی مدت پر منتقل کرنے میں پیش رفت کی ہے تاکہ یہ پالیسی سے متعلق بصیرت فراہم کرسکے۔ہم بیسیان طریقے کے ذریعے پیرامیٹرز کی پیمائش / تخمینہ لگانے میں کامیاب رہے ہیں جس سے ہمارے نتائج کو زیادہ ٹھوس بنانے میں مدد ملی ہے۔

جزوی سطح کے تحقیقی ایجنڈے پر پیش رفت اور زری پالیسی کے مستقبل بین تصور میں سہولت دینے کے لیے شعبہ تحقیق نے مشکل تحقیقی کام کے بعد انسٹی ٹیوٹ آف بزنس ایڈمنسٹریشن

کے اشتراک سے ٹیلی فونک سروے کے ذریعے صارفی اعتماد کے اشاریے (سی سی آئی) کی تشکیل شروع کردی ہے اور اس کے لیے سائنسی طرزِ فکر اختیار کیا گیا ہے۔ ڈیٹا کے توثیقی عمل کی تکمیل کے بعد اس سروے کے مشاہدات کا اعلان کیا جائے گا۔ سی سی آئی سروے اور جزوی تحقیق پر مبنی دیگر سروے کے لیے اس شعبے نے اسٹیٹ بینک آف پاکستان کراچی میں ایک جدید مرکز برائے سروے تحقیق (سی ایس آر) تشکیل دیا ہے۔ اطمینان کی سطح کو جانچنے کے لیے پاکستان میں کمرشل بینکوں کے صارفین کے بینکاری احساسات کے متعلق سروے وہ پہلا جائزہ تھا جسے سی ایس آر نے اسٹیٹ بینک کی سینئر مینجمنٹ کے لیے مکمل کیا ہے۔

پاکستان دفتر شماریات ملک کے لیے سالانہ قومی آمدنی کھاتوں (اے این آئی اے) کے اعداد و شمار فراہم کرتا ہے جو یو این سسٹم آف نیشنل اکاؤنٹس پر مبنی ہوتا ہے۔ پاکستان دفتر شماریات سہ ماہی قومی آمدنی کھاتوں (کیو این آئی اے) کے اعداد و شمار جاری نہیں کرتا جن سے سالانہ کھاتوں کے مقابلے معاشی صورتحال کی زیادہ بہتر تصویر کشی ہوتی ہے اور یہ بڑے پیمانے کی اشیا سازی کے اشاریے اور سامان کی درآمدت و برآمدات جیسے اظہاریوں کے مقابلے میں زیادہ جامع ہوتا ہے۔ سہ ماہی قومی آمدنی کھاتوں کے تقاضوں (محققین کے لیے) کو پورا کرنے کے لیے شعبہ تحقیق نے پیداوار کے ساتھ ساتھ اخراجات (حالیہ اور 2000-1999ء دونوں قیمتوں پر) سے سہ ماہی جی ڈی پی اور 73-1972ء سے اس کے بعض ذیلی شعبوں/اجزا کا تخمینہ لگایا ہے۔

شعبہ تحقیق نے مالی سال 12ء کے دوران متعدد سیمینار اور لیکچرز کا انعقاد کیا جنھیں ذیل میں دیا گیا ہے:

☆ اٹھارہواں زاہد میموریل لیکچر 22 دسمبر 2011ء کو منعقد کیا گیا جس میں پروفیسر ابھجیت ونائیک بنرجی (میساچوسٹس انسٹی ٹیوٹ آف ٹیکنالوجی میں اکنامکس کے انٹرنیشنل پروفیسر فورڈ فاؤنڈیشن) نے ''خرد قرضے اور چھوٹے کاروبار کی مالکاری'' کے موضوع پر ایک لیکچر دیا۔ لیکچر کی صدارت اسٹیٹ بینک کے گورنر نے کی تھی اور اس میں اسٹیٹ بینک کے سابق گورنروں، ممتاز ماہرین معاشیات، سفارتکاروں، بینکاروں اور حکومتی اہلکاروں نے شرکت کی۔

☆ اسٹیٹ بینک کی جانب سے ''سارک خطے میں زری پالیسی فریم ورک'' کے موضوع پر سارک فنانس کا ساتواں علاقائی سیمینار نیشنل انسٹی ٹیوٹ آف بینکنگ اینڈ فنانس (نباف) اسلام آباد میں 14 تا 16 جون 2012ء کو منعقد کیا گیا تھا۔ اس موقع پر اہم مقررین میں اسٹیٹ بینک کے اقتصادی مشیر اعلیٰ ریاض ریاض الدین اور نسٹ اسکول اسلام آباد میں معاشیات کے شعبے کے سربراہ ڈاکٹر اطہر مقصود شامل تھے۔ ایڈیشنل ڈائریکٹر اسٹیٹ بینک عابد قمر نے سیمینار کے موضوع پر اسٹیٹ بینک کی جانب سے لیے جانے والے سارک فنانس جائزے کے نتائج پیش کیے۔ سارک رکن ملکوں کے شرکا نے سیمینار میں ملکی مقالے پیش کیے۔

اسٹیٹ بینک کی جانب سے پاکستان اور عالمی معیشت کے موضوع پر سیمینار منعقد کرنے کا بنیادی مقصد ممتاز ماہرین کے نظریات اور ہم عصر تحقیقی کام سے فائدہ اٹھانا ہے۔ گذشتہ برس فیڈرل ریزرو بینک آف نیویارک، امریکہ کے ماہر معاشیات ڈاکٹر باسط ظفر نے ''قیمت درست ہے: بے ترتیب معلومات کے تجربے میں گرانی کی تازہ کاری'' کے عنوان سے تحقیقی مقالے پر بات کی تھی۔

1.4 شعبہ معاشی پالیسی جائزہ

شعبہ معاشی پالیسی جائزہ کا اہم کردار معیشت کے مختلف شعبوں کی کارکردگی جانچنا، حالیہ معاشی حالات کا جامع جائزہ لینا اور اقتصادی پالیسی کی تشکیل میں اعانت کرنا ہے۔ شعبے میں کیے جانے والے تجزیے کی ترسیل اسٹیٹ بینک کی کلیدی مطبوعات کے ذریعے کی جاتی ہے جن میں سالانہ اور سہ ماہی جائزوں کے ساتھ ساتھ ورکنگ پیپرز اور اندرونی پوزیشن کے پیپرز شامل ہیں۔ گذشتہ برس اس شعبے نے مخصوص شعبہ جاتی تحقیق میں توجہ اہم جزوی مسائل پر زیادہ، بہتر پالیسی تجزیہ اور مطبوعات کے معیار پر مرکوز کرتے ہوئے اپنی کارکردگی کو بہتر بنایا ہے۔

1.5 شعبہ شماریات و ڈیٹا ویئر ہاؤس (ایس اینڈ ڈی بلیو ایچ ڈی)

شعبہ شماریات و ڈیٹا ویئر ہاؤس کے فرائض میں مرکزی بینکاری کے لیے اہمیت کے حامل معاشی، مالی اور زری پہلوؤں پر شماریات جمع کرنا، مرتب کرنا اور ان کی تقسیم شامل ہے۔ یہ شعبہ زر اور بینکاری، بین الاقوامی تجارت، زری کھاتے، ادائیگیوں کے توازن، سرمایہ کاری کی عالمی پوزیشن، شرح مبادلہ، زرمبادلہ کے ذخائر، بیرونی سرمایہ کاری، نجی بیرونی قرضے، فنڈز کے بہاؤ، گرانی وغیرہ پر مختلف مدتوں کے ڈیٹا کو جمع اور مرتب کرنے کا کام کر رہا ہے۔ ان متغیرات کے اعداد و شمار کی ترسیل اسٹیٹ بینک کی ویب سائٹ اور مطبوعات کی شکل میں بھی کی جاتی ہے۔ شعبہ دو ماہانہ، دو سہ ماہی، ایک ششماہی اور آٹھ سالانہ مطبوعات شائع کرتا ہے۔

شعبہ شماریات و ڈیٹا ویئر ہاؤس اپنے کردار کو مزید وسعت دیتے ہوئے اسٹیٹ بینک کی تمام شماریاتی سرگرمیوں کے لیے فوکل پوائنٹ کے طور پر کام کر رہا ہے۔ بیشتر ڈیٹا اس مقصد کے لیے بنائے گئے سافٹ ویئرز کو استعمال کرتے ہوئے الیکٹرانک طور پر جمع اور پروسیس کیا جاتا ہے۔ یہ شعبہ بینک کے ڈیٹا ویئر ہاوسنگ کے لیے بھی تعاون کرتا ہے۔

شعبہ شماریات و ڈیٹا ویئر ہاؤس باقاعدگی سے استعمال کنندگان کو معیاری اور بروقت اعداد و شمار فراہم کرنے کی کوشش کرتا ہے۔ ماضی قریب میں مرتب کرنے اور ترسیل کے طریقوں میں بہتری لانے اور انہیں عالمی معیارات سے ہم آہنگ کرنے کے لیے متعدد اقدامات کیے گئے ہیں (دیکھئے باکس **1.1**)۔

باکس 1.1: شعبہ شماریات و ڈیٹا ویئر ہاؤس کی جانب سے اعداد و شمار کی ترتیب و ترسیل کے طریقوں میں بہتری کے لیے اہم اقدامات

شعبہ شماریات و ڈیٹا ویئر ہاؤس نے ڈیٹا مرتب کرنے، ترسیل کے طریقوں کو بہتر بنانے اور انہیں عالمی معیارات کا حامل بنانے کے لیے حال ہی میں کئی اقدامات کیے ہیں۔ اس ضمن میں کامیابیوں کو ذیل میں دیا گیا ہے:

☆ آئی ایم ایف کے توازنِ ادائیگی کے شماریات کے پانچویں مینوئل (بی پی ایم 5) کا نفاذ جبکہ چھٹے ایڈیشن (بی پی ایم 6) کے نفاذ پر کام جاری ہے۔
☆ درجہ بندی کے جدید طریقے اختیار کرنا جیسے تجارتی ڈیٹا کے لیے ہارمونائزڈ کوڈنگ سسٹم (ایچ ایس) اور نجی شعبے کے کاروبار کے لیے عالمی معیاری صنعتی درجہ بندی (آئی ایس آئی سی 3.1)۔
☆ غیر بینک مالی اداروں کے ڈیٹا کی تحویل و ترتیب۔
☆ عالمی معیارات کے مطابق جاری ہونے والے انٹرنیشنل انویسٹمنٹ پوزیشن (آئی آئی پی) کو ترتیب دینا۔
☆ الٹی میٹ کنٹرولنگ پیرنٹ (یو سی پی) کے تصورات کے مطابق براہ راست بیرونی سرمایہ کاری کے اعداد و شمار مرتب کرنا۔
☆ فلو آف فنڈ اکاؤنٹس آف پاکستان کو مرتب کرنے کے لیے سسٹم آف نیشنل اکاؤنٹس 93 (ایس این اے 93) کا نفاذ جبکہ ایس این اے 2008ء کے نفاذ پر کام جاری ہے۔
☆ زری شماریات کو مرتب کرنے کے لیے مینوئل آف فنانشل اینڈ مانیٹری 2000ء (ایم ایف ایس ایم 200) کے طریقہ کار کو اختیار کرنا۔
☆ ڈیٹا کی اہم سیریز کی موسمی مطابقت جس کے موسمی اثرات سے متاثر ہونے کا خطرہ ہو، کو باقاعدہ بنیادوں پر شروع کیا گیا ہے۔
☆ ڈیٹا کی تاریخی سیریز (1947ء سے) کے انتخاب کو تیار اور ''پاکستانی معیشت پر شماریات کا کتابچہ'' کی شکل میں شائع کیا گیا ہے۔
☆ پاکستان کے مالی شعبے کے لیے شروع کردہ مالی حسابات کا تجزیہ۔
☆ شماریاتی و معاشی تجزیہ کرنے میں استعمال کنندگان کو سہولت دینے کے لیے اسٹیٹ بینک کی ویب سائٹ پر ڈیٹا آرکائیوز کی تیاری۔
☆ اسٹیٹ بینک میں مرتب ہونے والی تمام اہم شماریات کی وسعت، کوریج اور بروقت ترتیب دینے کو خاصا بہتر بنایا گیا ہے۔
☆ پاکستان میں ہونے والا جامع براہ راست سرمایہ کاری سروے (سی ڈی آئی ایس)
☆ ڈیٹا ویئر ہاؤسنگ کے تحت خودکار نظام کے ذریعے شماریات کی کارکردگی میں بہتری لانا
☆ آئی ایم ایف کے آر او ایس سی مشنز کی جانب سے دی گئی سفارشات کا نفاذ
☆ اسٹیٹ بینک کی ویب پر رکھے گئے ایڈوانس ریلیز کیلنڈر کے ذریعے استعمال کنندگان کو تمام اہم زمروں کی شماریات کے اجرا کے متعلق اطلاع دینا۔

تمام اعداد و شمار یوزر مینوئلز میں دیے گئے مرتب کرنے کے عالمی معیارات کے مطابق جمع کیے جاتے ہیں جیسے آئی ایم ایف کے مینوئل برائے توازنِ ادائیگی، پانچواں شمارہ (بی پی ایم 5) اور زری و مالی شماریات مینوئل 2000ء (ایم ایف ایس ایم)۔ شعبہ شماریات اور ڈی ڈبلیو ایچ بلند معیار کے حامل قابل بھروسہ اور بروقت اعداد و شمار فراہم کر رہا ہے۔ شعبے میں آئی ایم ایف کے عمومی ڈیٹا کی تقسیم کا نظام (جی ڈی ڈی ایس) پر عمل پیرا ہے اور خصوصی ڈیٹا کی تقسیم کے معیار (ایس ڈی ڈی ایس) کے تقاضوں کو بھی پورا کر رہا ہے۔

یہ شعبہ پاکستان میں شماریاتی نظاموں کو بہتر بنانے میں بھی سرگرم کردار ادا کر رہا ہے اور شماریات کو ترتیب دینے والوں اور استعمال کنندگان کے درمیان قریبی روابط اور تبادلہ خیال کے لیے استعمال کنندگان و پیداکاروں کی بعض ورکشاپس بھی منعقد کر چکا ہے۔ آگاہی پیدا کرنے کے مقصد سے علمی ماہرین اور محققین کے لیے دستیاب شماریات کے متعلق سیمینار بھی اکثر منعقد کیے جاتے ہیں تاکہ ان کی رائے کی بنیاد پر ڈیٹا میں خامیوں کی نشاندہی کی جا سکے۔

1.6 لائبریری خدمات

مالی سال 12ء کے دوران اسٹیٹ بینک کی لائبریری نے نئے معلوماتی وسائل کے حصول اور قارئین کو مؤثر خدمات کی فراہمی کے ذریعے اپنے ممبران کی معلومات اور تحقیقی ضروریات کو پورا کرنے کا مشن جاری رکھا۔ خریداری کی 482 درخواستوں کے جواب میں سال کے دوران تقریباً 2,183 کتابیں حاصل کرنے کے علاوہ 137 مجلوں اور 16 آن لائن ڈیٹا بیسز کی سبسکرپشن بھی لی گئی۔

لائبریری کی ریفرنس ڈیسک نے لائبریری آنے والوں کی جانب سے ریفرنس کے متعدد سوالات کا جواب دیا تھا جبکہ ملک بھر سے دور دراز استعمال کنندگان کے معلوماتی سوالات کو آن لائن ریفرنس اور دستاویز فراہمی سروس کے ذریعے یہ سہولت مہیا کی گئی، جس کے تحت متعلقہ استعمال کنندگان کو 2,571 آرٹیکلز/ڈیٹا سیٹس بھجوائے گئے۔ لائبریری کے سرکولیشن سیکشن نے 229 نئے ممبران، آنے والے 26,787 افراد اور 28,787 چیک آؤٹ کتابیں ریکارڈ کیں جبکہ گذشتہ برس ان کی تعداد بالترتیب 285، 26,529 اور 29,381 تھی۔

مالی سال 12ء کے دوران انجام دیے جانے والے اہم ترقیاتی کاموں کا خلاصہ ذیل میں دیا گیا ہے:

☆ لائبریری کے وسائل کو ڈیجیٹل بنانے کی نیلامی کا عمل ایم ایس نیشنل انسٹی ٹیوشن فیسی لیٹیشن ٹیکنالوجیز (پرائیویٹ) لمیٹڈ کو ٹھیکہ دے کر پایہ تکمیل تک پہنچایا گیا۔ اس منصوبے کا مقصد شائع ہونے والی اہم دستاویزات کو ڈیجیٹل شکل میں لانا تھا۔

☆ لائبریری رسائی پروگرام کا دوسرا مرحلہ سیالکوٹ، بہاولپور اور اسلام آباد میں واقع ایس بی پی ایس سی کے فیلڈ دفاتر میں تربیتی ورکشاپس کے کامیاب انعقاد کے ذریعے حاصل کیا گیا۔

☆ میعادی شماروں کی انڈیکسنگ اسکیم پر جامع نظرثانی کی گئی تاکہ اس میں نئی ترتیب کو شامل کیا جاسکے۔

☆ لائبریری پورٹل کو فہرست کے سرچ اور کتابوں کے آویزاں پرکشش سرورق کے ذریعے مزید بہتر بنایا گیا۔